پانچواں باب

تعلّم

(Learning)

پچھلے باب میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ ہر فرد میں پیدائش سے لے کر موت تک مسلسل تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ بچہ، پیدائش کے وقت چل پھر سکتا ہے، نہ خود کھا پی سکتا ہے، نہ اپنی ضرورت کا اظہار کر سکتا ہے، نہ بول سکتا ہے اور نہ کھیل کود میں حصہ لے سکتا ہے۔ غرضیکہ وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اپنی ضرورتوں، یا اپنی خواہشات کی تکمیل کر سکے، تاہم جوں جوں وقت گزرتا ہے وہ شیر خوارگی سے بچپن کی عمر میں داخل ہوتا ہے۔ اب وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے، اپنے ہاتھوں سے چیزوں کو پکڑ سکتا ہے، چل کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے۔ اپنی ماں، اپنے باپ، اپنے بہن بھائیوں اور خاندان کے لوگوں کو پہچان لیتا ہے۔ اسی طرح بڑھتی عمر کے ساتھ اس میں لاتعداد تبدیلیاں وقوع پذیر ہو جاتی ہیں یوں فرد کی زندگی میں اگر کوئی چیز اہم ترین ہے تو وہ ''تبدیلی کا عمل'' ہے۔ یہی تبدیلی کا عمل اسے زندگی گذارنے کے قابل بنا دیتا ہے۔

ذیل میں دی ہوئی مثالوں پر غور کیجئے۔ یہ تمام تبدیلیاں اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں:

مثال نمبر 1: بچے نے ''غوں غاں'' کرنا شروع کر دیا ہے۔

مثال نمبر 3: بچے نے حروف (الف، ب وغیرہ) کو پہچان کر موزوں آوازیں نکالنا شروع کر دیا ہے۔

مثال نمبر 4: دس سال کی عمر کا بچہ سائیکل چلانے کے قابل ہو گیا۔

مثال نمبر 4: دس سال کی عمر کا بچہ سائیکل چلانے کے قابل ہو گیا۔

مثال نمبر 5: بچے نے استاد کے لکھائے ہوئے الفاظ لکھنا شروع کر دیے اور اب وہ کسی بھی وقت بولے ہوئے یہ الفاظ لکھ سکتا ہے۔

مثال نمبر 6: اس نے میز پر سے کتاب اٹھائی۔

ان تمام مثالوں پر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تبدیلی ''واقع ہوئی'' ہے یا'' واقع ہوتی ہوئی'' لگتی ہے۔ دیکھا جائے تو فرد میں تبدیلی اس وقت رونما ہوتی ہے جب وہ (فرد یا بچہ) کسی ''تجربہ'' سے گذرتا ہے۔ مثالوں میں بیان کی ہوئی تبدیلیاں مختلف قسم کی تبدیلیاں ہیں۔ ان میں سے بعض تبدیلیاں فطری صورت میں پیدا ہوتی ہیں جو مستقل نوعیت کی ہیں جبکہ دوسری تبدیلیاں عارضی ہیں۔

ان مثالوں پر غور کیجئے۔ پہلی اور چھٹی مثال میں رونما ہونے والی تبدیلیاں، فطری نوعیت کی تبدیلیاں ہیں۔ دوسری مثال میں بیان کی گئی تبدیلی عارضی یا وقتی تبدیلی ہے، جبکہ تیسری، چوتھی اور پانچویں مثالوں میں پیش کی گئی تبدیلیاں، بچے کی شخصیت کا مستقل حصہ بن گئی ہیں۔ وہ پڑھنے، لکھنے، یا سائیکل چلانے کا کام اپنی زندگی کے ہر دور میں کر سکتا ہے۔ وہ ان تجربات کو بھولے گا نہیں۔ ان میں مسلسل اضافہ کر سکتا ہے اور ان تجربات کی بنیاد پر نئے افعال بھی انجام دے سکتا ہے۔ یوں سمجھ لیئے کہ اس قسم کی تبدیلیاں:

-1 مستقل نوعیت کی ہوتی ہیں۔ -2 تسلسل کے ساتھ جاری رہتی ہیں۔

-3 ان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ -4 وہ نئی تبدیلیوں کے لئے بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

یہ تبدیلیاں، ان تجربات کی وجہ سے ہوتی ہیں جو بچے کو مختلف صورتوں میں پیش آتے ہیں۔ وہ گھر ہو، گلی محلہ ہو، بازار ہو، خاندان کے لوگ ہوں، بزرگ ہوں یا بچے ہوں غرضیکہ تجربات ہی فرد کے افعال میں تبدیلیوں کا موجب ہوتے ہیں۔ اس قسم کی مستقل

تبدیلیاں، ایک خاص عمل کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

مستقل قسم کی رونما ہونے والی تبدیلیوں کا سبب، ایک خاص قسم کا عمل ہے۔ یہ عمل کسی 'مہیج' کے فرد پر وارد ہونے سے شروع ہوتا ہے اور اس مہیج کے بار بار وارد ہونے کی صورت میں فرد کے کردار میں تبدیلی کے اس عمل کو 'نفسیات' کی اصطلاح میں 'تعلم' کہتے ہیں۔

تعلم کی تعریف (Definition of Learning)

اب تک کی بحث سے بات واضح ہوگئی ہے کہ فرد کے کردار میں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیاں، فرد کو پیش آنے والے تجربات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ان میں کچھ عارضی اور فطری ہوتی ہیں۔ دیگر تبدیلیاں، مستقل نوعیت کی ہوتی ہیں۔ فرد کو یہ تجربات اس کے ماحول سے حاصل ہوتے ہیں۔ فرد کا یہ ماحول اس کے گھر سے شروع ہوتا ہے اور تسلسل کے ساتھ ملک اور کرہ ارض تک پھیل جاتا ہے۔ گھر میں وہ ابتدائی چیزیں سیکھتا ہے جبکہ پختگی تک پہنچتے ہوئے وہ اپنے علم اور تجربے میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ تمام تبدیلیاں اچھی ہوں یا بری، سب کی سب اگر مستقل، اور پائیدار ہیں اور فرد کو اس قابل بنائیں کہ وہ روزمرہ پیش آمدہ مسائل سے نبرد آزما ہو سکے تو ہم کہیں گے کہ فرد "تعلم" کے عمل سے گذر کر باصلاحیت ہوگیا ہے۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ "تعلم" ہے کیا؟ یہ کیسا عمل ہے؟ اس عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والی تبدیلی کو کیا کہیں گے؟ آیئے "تعلم" کی تعریف کرتے ہیں۔ تعریف کے سلسلے میں (۱) عمل، (۲) تبدیلی، (۳) تجربہ، اور (۴) ماحول پیش نظر رہیں۔

'تعلم' کی تعریف یوں کر سکتے ہیں:

تعلم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ماحول میں پیش آنے والے تجربات کی وجہ سے فرد کے کردار میں مستحکم اور مستقل تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں جو اس فرد کو اپنے ماحول میں مناسب انداز سے اپنا کردار انجام دینے اور پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے کے قابل بنادیتی ہیں۔

تعلم کی اس تعریف کے مطابق، عمل تعلم، دراصل فرد کے کردار میں ایسی تبدیلی پیدا کرنے والا عمل ہے جو مستقل اور مستحکم نوعیت کی ہوتی ہیں۔ فرد کے ماحول میں لاتعداد مہیجات موجود ہوتے ہیں۔ یہ مہیجات، فرد پر وارد ہوتے ہیں۔ فرد ان مہیجات کے جواب میں کوئی عمل (کام) سرانجام دیتا ہے۔ بار بار ایک ہی قسم کے مہیجات کی صورت میں کردار میں مستقل قسم کی تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔ تجربے سے واسطہ پڑنے پر فرد کا ردعمل اسے مزید تجربات سے گذرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ تجربے بھی دو صورتوں میں ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ فرد خود اس تجربے سے گذرے۔ یہ براہ راست تجربہ ہوگا۔ دوسری صورت میں فرد کسی دوسرے فرد پر کسی خاص قسم کے مہیج کے اثرات کا مشاہدہ کرکے اپنے کردار میں موزوں تبدیلی لے آئے۔ یہ بالواسطہ تجربہ ہوگا۔ بہر حال تجربہ براہ راست ہو یا بالواسطہ، دونوں "تعلم" کے زمرے میں آتے ہیں، بشرطیکہ ان سے کردار میں مستقل و مستحکم تبدیلی وجود میں آگئی ہو۔

یاد رہے کہ تعلم کا عمل، مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ اس میں ذہانت، عمر، جنس، جگہ کی کوئی قید نہیں۔ بچہ ہو یا بالغ، عورت ہو یا مرد، سیکھنے کا عمل جاری رہتا ہے جس کے نتیجے میں کرداری تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔

تعلم کے طریقے (Methods of Learning)

تعلم کے درج ذیل چار طریقے ہیں:۔

i- تعلم بذریعہ سعی وخطا   ii- تعلم بذریعہ نقل (تقلید)
iii- تعلم بذریعہ بصیرت   iv- تعلم بذریعہ عمل

اب ان تمام طریقوں کی مختصر وضاحت کی جاتی ہے۔

i- تعلم بذریعہ سعی وخطا (Learning by Trial & Error)

تعلم کا یہ سب سے پہلا اور بنیادی طریقہ ہے۔ ہر فرد کو زندگی میں بے شمار مسائل سے واسطہ پڑتا ہے۔ ماحول میں موجود لاتعداد مہیجات فرد پر وارد ہوتے رہتے ہیں۔ اگر فرد ان مسائل کے حل تلاش نہ کر سکے تو وہ بہتر اور خوشگوار زندگی نہیں گذار سکے گا۔ فرض کیجئے کہ بچہ سائیکل چلانا چاہتا ہے۔ وہ بار بار سائیکل پر سوار ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ پیڈل پر پاؤں رکھتا ہے۔ اچھل کر سیٹ پر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن گر پڑتا ہے وہ بار بار کے عمل سے یہ سمجھتا ہے کہ جب تک وہ صحیح طور پر سائیکل کو بیلنس نہیں کر سکے گا اس وقت وہ سائیکل چلانا نہیں سیکھ سکتا۔ وہ اپنی غلطیوں (یعنی خطا) کا فہم حاصل کرتا ہے اور اپنی اس خطا کو دور کر کے سائیکل پر سوار ہونا، ہینڈل کو بیلنس کرنا اور پیڈل مار کر سائیکل کو چلانا سیکھ لیتا ہے۔

یہ اور ایسے ہی بے شمار مسائل اسے درپیش ہوں گے۔ اس سلسلے میں وہ کوشش کرے گا۔ بار بار غلطیاں کرے گا۔ کوئی موزوں حل اسے میسر نہیں آئے گا۔ بچہ، تختی پر حروف لکھنے کی کوشش کرے گا۔ ہر بار حروف صحیح نہیں لکھ سکے گا۔ بالآخر وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

سعی وخطا کا یہ طریقہ درج ذیل اقدامات پر مشتمل ہے:

ا۔ درپیش مسئلہ یا ضرورت کا احساس ہونا۔

ب۔ مسئلہ یا ضرورت کی نشان دہی کرنا۔

ج۔ مسئلہ کے حل کے لئے کوشش کرنا۔

د۔ اتفاقیہ کامیابی یا ناکامی۔

ر۔ کامیابی کی صورت میں مسئلہ کے حل کو دہرانا یا ناکامی کی صورت میں مسئلہ کے حل کی دوبارہ کوشش کرنا۔

س۔ اپنی کوشش کے دوران غلطیوں کو دور کرنا اور کامیابی کی صورت میں حل کی تکرار کرنا۔

ش۔ موزوں اور مناسب حل کا تلاش کر لینا یا ضرورت کا پورا ہو جانا اور اس کام کو ذہن نشین کر لینا۔

اس طریقے میں فرد کے پاس پہلے سے کوئی حل موجود نہیں ہوتا۔ اسے اپنی ضرورت پورا کرنے کا کوئی طریقہ نہیں سوجھتا۔ وہ اللہ کی دی ہوئی عقل استعمال کر کے کوشش میں لگا رہتا ہے۔ کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس کوشش کے دوران اس سے غلطیاں سرزد ہوتی رہتی ہیں لیکن وہ صحیح حل کی طرف اپنا کام جاری رکھتا ہے اور موزوں حل تلاش کر لیتا ہے یوں اس کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ اس طرح جو حل یا کام کا جو طریقہ اس نے پالیا، وہ اس فرد کی زندگی اور کردار کا باقاعدہ حصہ بن جاتا ہے اور اس کے کردار میں مستقل تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔

ii- تعلم بذریعہ نقل (تقلید) (Learning by Imitation)

دوسرا طریقہ "نقالی" کا طریقہ ہے۔ اس طریقے کے مطابق بچہ جو کچھ دوسروں کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے، اسے دہرانے کی کوشش کرتا ہے۔ خود زیر عمل لا کر اسے اپنے تعلم (کردار) کا حصہ بنا لیتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ کچھ کام تمام لوگ فطرتاً انجام دیتے ہیں۔

مثلاً بھوک لگنے پر کھانا۔ پانی پینا۔ سردی لگنے پر کانپنا۔ اس طرح کے افعال نقالی کے زمرے میں نہیں آتے۔ یہ فطری افعال ہیں۔

بچہ اپنے گھر میں اپنے ماں، باپ، اپنے بھائی بہنوں دادا دادی اور خاندان کے دیگر افراد کو مختلف کام کرتے ہوئے دیکھتا ہے، ان کی باتیں سنتا ہے، ان کے کام کرنے کے طریقوں پر توجہ دیتا ہے، ان کے رویوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ بچہ ان کی نقالی کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اسی طرح کام کرے جیسے باقی لوگ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ ماں کے بولے ہوئے الفاظ کو غور سے سنتا ہے، پھر ان کو بالکل اسی انداز سے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خاندان کے لوگوں کو دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہوئے دیکھ کر خود بھی دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ بہت سی باتیں نقل کر کے سیکھتا ہے۔ نقالی کا یہ عمل ساری عمر جاری رہتا ہے۔ لیبارٹری میں تجربہ کرنے کے لئے طالب علم سائنسی سامان اسی طرح منظم کرتا ہے جس طرح استاد نے پہلی بار منظم کیا تھا۔ بچیاں اپنی ماں کو دیکھ کر روٹی پکانے کا عمل دہراتی ہیں۔ چھوٹے بہن بھائیوں کو ماں کے انداز میں لوریاں سناتی ہیں۔

غرضیکہ نقالی کا یہ عمل مختلف صورتوں میں جاری رہتا ہے۔ تعلم کے اس طریقے میں درج ذیل امور اہمیت کے حامل ہیں:

ا۔ کسی کام کو ہوتے ہوئے دیکھنا۔ (مشاہدہ)

ب۔ اس کو دہرانے کی کوشش کرنا۔

ج۔ ناکامی کی صورت میں اپنی غلطی کا ادراک کرنا۔

د۔ غلطیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا۔ اور اسی کام کو دوبارہ کرنا۔

ر۔ کام کو اپنے طور پر انجام دینا اور پختہ کر لینا۔

بہر حال، ہم سب اپنی زندگی میں بہت سی چیزیں نقالی کے عمل کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ وہ چاہے بولنا ہو، صحیح تلفظ کی ادائیگی ہو، کھیل کے میدان میں بھاگنا دوڑنا ہو، کھانے پینے کے طریقے ہوں، لباس کا استعمال ہو یا اپنی ضرورتوں کے اظہار کا انداز ہو غرض کہ ہماری زندگیوں کے لاتعداد اور بے شمار کام اسی نقالی کا نتیجہ ہیں۔

iii- تعلم بذریعہ بصیرت (Learning by Insight)

تعلم کا ایک اہم طریقہ 'بصیرت' ہے۔ بصیرت دراصل ایک ایسا عمل ہے جس میں فرد، اپنے سابقہ علم مہارت یا صلاحیت کی بنیاد پر اپنی شعوری کوشش سے درپیش مسائل کو فوری حل کرنے کی استعداد حاصل کر لیتا ہے۔ یہ طریقہ 'تعلم سعی و خطا، نقل و تقلید اور تشریط کے مقابلے میں پیچیدہ ہے۔ اس طریقہ میں فرد (بچہ) اپنے گذشتہ تعلم کو کام میں لا کر نئے مسائل کو حل کرنے یا نئے مہیجات کے ردعمل کے لئے اپنی ذہنی صلاحیتیں استعمال میں لاتا ہے۔ وہ نئے مسئلہ کا مفہوم جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ مسئلے کا تعین کرتا ہے۔ مسئلے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے موزوں اور غیر متعلقہ پہلوؤں کی نشان دہی کرتا ہے، یوں وہ اصل مسئلہ یا مہیج کو تمام غیر متعلقہ امور سے علیحدہ کر کے اس کا تعین کر لیتا ہے اور اس مسئلہ یا مہیج کا حل تلاش کر لیتا ہے۔ بعد ازاں وہ اس حل کو زیر عمل لا کر یا اس کا مکمل فہم حاصل کر کے اپنے تعلم میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔

فرد اپنے گذشتہ علم، مہارت اور رویوں کو بروئے کار لا کر اپنے مسئلے کا کلی فہم حاصل کر لیتا ہے۔ بالآخر وہ یکا یک کہہ اٹھتا ہے ''میں نے پالیا''۔

بصیرت کے ذریعے تعلم کے اقدامات درج ذیل ہیں:

ا۔ ماحول کا مکمل ادراک حاصل کرنا۔ یعنی فرد اپنے اردگرد موجود تمام اشیا اور وسائل سے واقف ہو کر انہیں استعمال میں لانے کا فہم

حاصل کر لیتا ہے۔

ب۔ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کسی محرک کا موجود ہونا۔ اس قدم میں مقصد کو اہمیت حاصل ہوتی ہے یعنی مسئلہ کو حل کرنے کی ضرورت کا احساس لازمی ہے۔ فرد کو یہ جاننا کہ اگر مسئلہ حل ہو گیا، مشکل دور ہو گئی یا مہیج کا اثر دور ہو گیا تو اس کا فائدہ کیا ہو گا۔

ج۔ سابقہ تجربات (علم، مہارتوں، طریقوں وغیرہ) کو کام میں لانا، یعنی فرد اپنے سابقہ تعلم اور تجربوں کی بنیاد پر یہ طے کرتا ہے کہ کون سے تجربات، موجودہ مسئلے کے حل میں مددگار ہو سکتے ہیں۔

د۔ شعوری کوشش کرنا یعنی فرد گذشتہ تجربات کو استعمال میں لا کر سوچ بچار کرتا ہے اور کسی فوری حل پر پہنچ جاتا ہے۔

ان اقدامات کی بنیاد پر فرد، اعلیٰ سطح کا علم اور مہارتیں سیکھ جاتا ہے۔ تاہم ''فوری'' کسی حل پر پہنچنا، اس طریقہ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

iv- تعلم بذریعہ عمل (Learning by Doing)

اگر طالب علم کوئی کھیل سیکھنا چاہے تو یہ بات اسی وقت ممکن ہے جب وہ عملی طور پر اس کھیل میں حصہ لے گا۔ اگر وہ خوش خطی سیکھنا چاہے تو اسے بار بار عملی طور پر لکھنا ہو گا۔ تب ہی اس کا خط درست ہو گا۔ فرد کو تقریر کرنا اسی وقت آئے گا جب وہ سٹیج پر کھڑا ہو کر تقریر کرے گا اور مجلس کو باقاعدہ مخاطب کرے گا۔ مہارتیں اسی وقت آئیں گی اور تعلم کا حصہ بن سکیں گی جب وہ ان مہارتوں پر کام کرے گا۔ زندگی میں انسان جن تجربات سے گذرتا ہے وہی تجربات اس کے تعلم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ تعلم بذریعہ عمل میں قبل ازیں بیان کئے ہوئے بعض طریقے بھی استعمال میں آتے ہیں۔ عمل کے دوران بچہ غلطیاں کرتا ہے، ان غلطیوں کو دور کرنے کے لئے وہ اس کام کو دوبارہ صحیح انداز سے کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ عملی طریقہ تعلم کے ذریعے عموماً وہی تعلم حاصل ہوتا ہے جس کا تعلق مہارتوں سے ہو۔ تاہم دیگر تعلم میں بھی یہ مددگار ہوتا ہے۔ مہارتوں پر مکمل عبور صرف اسی وقت ممکن ہے جب کسی فرد نے انہیں عملی طور پر انجام دیا ہو۔

تعلم بذریعہ عمل کے سلسلے میں فرد کو عام طور پر درج ذیل اقدامات کرنا ہوتے ہیں:

i- فرد یہ طے کرتا ہے کہ وہ کیا حاصل کرنا چاہتا ہے؟ اس کو کون سی مشکل درپیش ہے؟ وہ کیا علم حاصل کرنا چاہتا ہے؟ کیا اس کے لئے کوئی علم حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے؟ وغیرہ

ii- اس مرحلہ پر فرد غور کرتا ہے کہ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اسے کون سے عملی قدم اٹھانا ہوں گے؟

iii- فرد مختلف اقدامات میں سے موزوں ترین قدم یا اقدام منتخب کرتا ہے۔

iv- اب فرد اس موزوں ترین قدم یا اقدام پر کام کرتا ہے۔ وہ کام خواہ علمی نوعیت کا ہو یا مہارت۔ اس کام کے ذریعے وہ یہ طے کر لیتا ہے کہ موزوں قدم (کام کا طریقہ) آئندہ کام آئے گا یا نہیں۔ کامیابی کی صورت میں وہ نتیجہ اس کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ تاہم ناکامی کی صورت میں بھی وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کام میں موجود غلطیوں کو دور کر کے نیا علم، نئی مہارتیں اور نئے رویے اپنا سکے۔

عملی طریقہ، تعلم، سیکھنے اور آئندہ کے تجربات کے لیے ''مضبوط'' بنیادیں فراہم کر دیتا ہے۔

قوانینِ تعلم (Laws of Learning)

تعلم، کردار کی تبدیلی کا عمل ہے۔ اس کے تین قوانین ہیں جو تھارن ڈائیک نے پیش کئے۔

i- قانونِ آمادگی ii- قانونِ مشق iii- قانونِ تاثیر

i- قانونِ آمادگی (Law of Readiness)

فرد وہی کچھ سیکھتا ہے جس کے لئے وہ آمادہ ہو۔ آمادگی میں دو باتیں بہت اہم ہیں۔ اولاً فرد کو وہ صلاحیتیں یا استعداد حاصل ہو جو کسی تعلم کے لئے ضروری ہے۔ ثانیاً یہ کہ وہ کسی بات کو سیکھنے کی خواہش اور تمنا رکھتا ہو۔ ہم کسی بچے کو چلنے کے عمل پر تیار نہیں کر سکتے، جب تک وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی استعداد حاصل نہیں کر لیتا۔ جب بچہ کھڑا ہو سکتا ہے تو وہ چلنے پھرنے کے عمل کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ آمادگی کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ بغیر خواہش اور مقصد کے بچہ سیکھنے کے عمل کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ بھرپور خواہش تعلم کے عمل میں تیزی پیدا کر دیتی ہے۔ بعض صورتوں میں کوئی رکاوٹ بھی بچے کے لئے محرک کا کام دیتی ہے۔ فرد اس رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یوں مزید تعلم کے عمل سے گذرتا ہے۔

بچہ اگر جسمانی اور ذہنی طور پر تیار نہیں ہے تو تعلم مکمل نہیں ہوگا۔ یوں سمجھئے کہ آمادگی کسی کام کے لیے گرمانے کے عمل (Warm Up) کا کام دیتی ہے۔ تعلم میں کامیابی یا ناکامی کا انحصار اسی آمادگی پر ہے۔ خواہش، آرزو، مقصد، کوفت، تھکاوٹ، رکاوٹیں، جذباتی ہیجان، سابقہ علم، مہارتیں، ذہنی سطح اور تعلم کے عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دراصل آمادگی خواہش کی مانند ہے۔ بچہ وہی نئی بات سیکھ سکتا ہے جس کے لیے اس کے پاس پہلے سے کچھ علم موجود ہو۔ جس بچے نے کبھی سیب ہی نہ دیکھا ہو وہ نہ تو اس کا رنگ بتا سکتا ہے، نہ مزا بتا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا سائز اور شکل بتا سکتا ہے۔ یہ عمل بھی اسی وقت ممکن ہے جب بچے میں سیکھنے کی چاہت موجود ہو۔ یعنی خواہش کے ساتھ اس کے رویے اور علم بھی اسے نئے تعلم کے لئے تیار کریں گے۔

ii- قانونِ مشق (Law of Exercise)

قانونِ مشق سے مراد یہ ہے کہ جس کام (عمل) کو کثرت سے یا بار بار کیا جائے، وہ فرد کے تعلم میں مستقل اور مستحکم حیثیت حاصل کر لیتا ہے۔ جبکہ جن کاموں کو استعمال میں نہ لایا جائے وہ بھول جاتے ہیں۔ مشق کی بنیاد پر تعلم کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ کوئی بھی فرد نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ اس کام کو دہرا سکتا ہے۔ جس کام کو کسی فرد نے دہرالیا تو اس سے اس کام کو کرنے میں غلطیاں سرزد نہیں ہوں گی۔ مائیں بچوں کو بار بار ایک ہی لفظ دہرواتی ہیں (ابا یا اماں وغیرہ) تا کہ بچہ تکرار کے ذریعے اس لفظ کو ذہن نشین کر کے دہرا سکتا ہے۔ بچوں کو حروف کو صحیح انداز سے لکھنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ وہ بار باران حروف کو لکھتے ہیں تا کہ وہ ان کی لکھائی پر مکمل عبور حاصل کر لیں۔ جونہی کسی کام کو ترک کر دیا جائے، اس کام کو کرتے وقت بڑی دقت پیش آتی ہے لہٰذا قانونِ مشق تعلم کے عمل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

iii- قانونِ تاثیر (Law of Effect)

اس قانون سے مراد ہے کہ تعلم کے سلسلے میں کام کرنے والے پر جیسے اثرات مرتب ہوں گے تعلم بھی ویسا ہی ہوگا۔ اگر کام کے نتائج خوشگوار صورت میں ظاہر ہوں تو تعلم پختہ ہوتا جائے گا جبکہ تکلیف دہ صورتِ حال کے نتیجے میں بچہ اس کام کو کرنے سے گریز کرے گا۔ یوں تعلم پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ مہیج اور ردِ عمل میں ربط کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس عمل میں فرد کو خوشی اور اطمینان ملتا ہے یا تکلیف پہنچتی ہے۔

ہم اپنی روزمرہ زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ بچے یا تو خوشی خوشی مدرسے جاتے یا پھر روتے، چیختے، چلاتے۔ اس کی وجہ بھی دراصل بچے کے وہ تجربات ہیں جو انہیں یا تو خوشی اور مسرت سے ہم کنار کرتے ہیں یا پھر ان کے لئے تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ جو بچہ روتا، چیختا اور چلاتا مدرسے جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے اس کے ساتھ اس کے استاد کا سلوک سخت ہو۔ تعلم کے اس عمل میں دو صورتیں پیش

آسکتی ہیں۔ایک یہ کہ بچے کو کوئی کام کر کے خوشی ملتی ہو۔اس کا کوئی مقصد پورا ہوتا ہو۔کام کر کے بچے کو لذت محسوس ہوتی ہو۔ دوسری صورت میں بچے کو وہ کام اچھا نہ لگے۔اس کام سے یا اس کام کے دوران کوئی تکلیف دہ واقعہ پیش آئے۔کام میں رکاوٹیں پیش آئیں تو تعلم دیرپا نہیں ہوگا۔ مثال کے طور پر بعض بچے استاد کی سزا سے بچنے کے لئے بھی کام کو اچھے طریقے سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس میں بھی ایک مثبت پہلو ہے۔یعنی سزا سے بچنا۔یہ بھی ممکن ہے کہ استاد کی سزا بچے میں باغیانہ کیفیت پیدا کردے۔یوں تعلم پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔اس کے برعکس بہتر اثرات اور خوشگوار اور پرمسرت نتائج کی صورت میں تعلم کی رفتار تیز ہوجائے گی۔ ایسا تعلم دیرپا، مستحکم اور مستقل ہوگا۔

تعلم کی شرائط (Conditions of Learning)

تعلم کسی بھی طریقے یا قانون کے تحت انجام پذیر ہو۔کچھ عوامل ایسے ہیں جو تعلم کے عمل پر اثر انداز ہوکر، اس کی رفتار تیز یا سست کر دیتے ہیں۔وہ تعلم میں سہولت پیدا کرتے ہیں یا رکاوٹ کا باعث بن جاتے ہیں۔ان کی موجودگی کو سیکھنے کے دوران پیش نظر رکھنا فرد کے لئے بے حد ضروری ہے۔ان عوامل کو تعلم کی بہتری کے لئے شرائط بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔

یوں تو زندگی میں فرد کے تعلم پر قدم قدم پر لاتعداد عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔تاہم درج ذیل عوامل اپنی اہمیت کے اعتبار سے نمایاں ہیں:

i- آمادگی، مشق اور تاثیر ii- تحریک iii- دلچسپی iv-توجہ v-معنویت vi- رویے

i- آمادگی، مشق اور تاثیر (Readiness, Exercise and Effectiveness)

ان تینوں پر ہم قوانینِ تعلم کے تحت گفتگو کر چکے ہیں۔وہی فرد جلد سیکھ سکتا ہے جو تعلم کے لئے تیار ہو۔پھر سیکھے ہوئے علم، مہارتوں یا رویوں کو بار بار کر کے تعلم کو پختہ کرلے۔اگر اس کی یہ کوششیں مؤثر ہوں (اور ان کے اچھے نتائج برآمد ہوں) تو تعلم دیرپا ہوگا۔

ii- تحریک (Motivation)

تحریک کسی فرد کی داخلی کیفیت کا نام ہے جو اس فرد میں لگن، خواہش، احتیاج، رجحان اور جذبہ وحوصلہ پیدا کرتی ہے۔اس طرح وہ اپنا مقصد حاصل کرلیتا ہے۔کسی بھی کام کو کرنے کے لئے محرک کا ہونا لازمی ہے۔محرک، کوئی اندرونی خواہش، جذبہ، رجحان اور ضرورت ہوسکتی ہے۔تاہم بیرونی حالات بھی فرد کو کوئی کام کرنے، اسے پورا کرنے اور کسی منزل تک پہنچنے پر اکسا سکتے ہیں۔محرک اندرونی ہو یا بیرونی، ہر دو فرد کو بے چین کیے رکھتے ہیں۔کبھی تو یہ محرک باہر سے فرد پر اثر انداز ہوتا ہے اور دوسری صورت میں وہ اندر سے ابھرتا ہے۔یہ محرک قریب ترین یا فوری مقصد ہوسکتا ہے۔ایک دور افتادہ مقصد بھی محرک کا عمل انجام دے سکتا ہے۔بچہ سوچتا ہے کہ اسے گھر کا کام مکمل کرنا چاہیے وگرنہ استاد سزا دے گا۔"استاد کی سزا سے بچنا" فوری مقصد ہے۔جبکہ سالانہ امتحان میں پاس ہونا دور کا مقصد ہے۔تاہم یہی محرکات طالب علم کو تعلم کے حصول میں لگن سے کام کرنے کی ترغیب دیں گے۔

iii- دلچسپی (Interest)

فرد جس کام میں تسکین اور فرحت محسوس کرتا ہے، اسے شوق اور لگن سے انجام دیتا ہے۔ہر فرد کی دلچسپی دوسرے فرد سے مختلف

ہوتی ہے۔ دلچسپی، اندرونی خواہش کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ یوں سمجھئے کہ ہر بچہ کھیل کود میں بڑے شوق سے حصہ لینے کو تیار ہو جاتا ہے جبکہ کسی مشکل کام کو کرنے سے گریز کرتا ہے۔

دلچسپیاں، عمر کے مختلف درجات پر مختلف ہوتی ہیں۔ لڑکوں کی دلچسپیاں، لڑکیوں سے مختلف ہوتی ہیں۔ دلچسپیاں، وقت اور حالات کے تحت بھی بدلتی رہتی ہیں۔ بچہ کو جس قسم کے تجربات سے واسطہ پڑتا ہے، وہ اپنی دلچسپیاں تبدیل کر لیتا ہے۔ دلچسپیوں کے اختیار کرنے میں بنیادی بات 'خوشی' کا حصول ہے۔ بچے کو جس کام سے خوشی حاصل ہوتی ہے، وہ اس کام کو اختیار کر لیتا ہے۔ ابتدائی عمر میں بچے جنوں، پریوں کی کہانیاں اور حیرت انگیز واقعات سننے اور پڑھنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جب کہ بڑی عمر کے افراد اپنی دلچسپی کی کتابیں پڑھنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اسی طرح لڑکے اور لڑکیاں مختلف قسم کے کھیل اور کام پسند کرتے ہیں۔ بہر حال بچے ایسا علم اور مہارتیں جلد حاصل کر لیتے ہیں جن کے کرنے سے انہیں راحت اور آرام ملتا ہے۔ اس لحاظ سے دلچسپی تعلم کے عمل میں اہم رول ادا کرتی ہے۔

iv- توجہ (Attention)

توجہ سے مراد، فرد کا کسی عمل یا کام کی طرف دھیان دے کر اس کام کو کرنا ہے۔ یہ ایک ذہنی کیفیت ہے۔ اس کیفیت کی بدولت ایک فرد کسی مہیج اور اس کے ردعمل میں مطابقت پیدا کرتا ہے۔ اس کا ذہن باہر سے آنے والے اشاروں کی جانب متوجہ ہوتا ہے، ان پر دھیان دیتا ہے، ان کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یوں اس کی تمام تر ذہنی قوتیں مستعد ہو کر کام کی حقیقت کو سمجھنے میں مصروف ہو جاتی ہیں۔

جب ایک فرد کسی چیز یا کام یا واقعہ یا مہیج کی طرف رخ کرتا ہے تو اس کے تمام تر حواس، اس چیز یا کام یا مہیج کو سمجھنے میں محو ہو جاتے ہیں۔ فرد اس چیز یا کام یا واقعہ کو دیکھتا یا پرکھتا ہے، ان آوازوں پر غور کرتا ہے جو اس کام کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ یہ تمام پیغامات جو دیکھنے اور سننے وغیرہ سے وصول ہوتے ہیں انہیں ذہن میں لا کر ان کا تجزیہ کرتا ہے اور پھر اپنے ردعمل کا اظہار کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بچے کمرہ جماعت میں بیٹھے استاد کی گفتگو سن رہے ہیں۔ یکا یک کمرے کے باہر دھماکہ ہوتا ہے۔ بچے استاد کی بات سننا بھول جائیں گے اور اس دھماکے پر غور کرنا شروع کر دیں گے۔ وہ چاہیں گے کہ انہیں پتہ چلے کہ یہ کیا ہوا ہے؟ کیوں ہوا ہے؟ اسی طرح بعض صورتوں میں، آواز کا زیر و بم، خاموشی، زوردار آواز، کوئی انہونا واقعہ، کوئی خوبصورت تصویر وغیرہ ہماری توجہ کو اپنی جانب مبذول کر لیتے ہیں۔

توجہ کا عمل، تعلم میں سہولت پیدا کرتا ہے۔ اگر بچے کسی کام کو دلچسپی اور توجہ کے ساتھ کریں تو تعلم کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔

v - معنویت (تعلم کا بامعنی ہونا) (Meaningful/ Relevent)

بچے وہی چیزیں بآسانی سیکھتے ہیں یا سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں جو ان کے نزدیک کوئی معنی رکھتی ہیں۔ بامعنی ہونے کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ فرد جس چیز یا کام کو سیکھ رہا ہے وہ کس حد تک اس کے لیے فائدہ مند ہے۔ کیا جو کام وہ کر رہا ہے یا آئندہ انجام دے گا اس کے لئے مفید ہوگا یا نہیں؟ لہٰذا بچے وہ چیزیں جلد اور صحیح انداز میں سیکھتے ہیں جن کے بارے میں ان کو یقین ہو جائے کہ وہ مستقبل میں ان کے کام آئیں گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جو کچھ وہ سیکھنے کی کوشش کر رہا ہے وہ دوسرے لوگوں کے لئے قابل قبول ہے؟ یعنی کیا وہ کام معاشرتی طور پر اچھا سمجھا جائے گا؟ تیسری صورت یہ ہے کہ جو کام وہ فرد انجام دے رہا ہے وہ کسی مقصد کی تکمیل میں کام آئے گا؟ یعنی معنویت (بامعنی ہونا) کا مفہوم یہ ہوگا: (۱) وہ کام فائدہ مند ہے، (۲) وہ کام معاشرتی طور پر قابل قبول ہے اور (۳) وہ کام کسی

مقصد کو حاصل کرنے میں مددگار ہے۔ اگر یہ تینوں باتیں موجود ہیں تو تعلم "بامعنی" ہوگا ورنہ نہیں۔ افراد انہیں کاموں کو کرتے ہیں جن کے بارے میں انہیں یقین ہو کہ وہ درج بالا تینوں شرائط پوری کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر بچے کچھ دیر تک تو 'بے تکے اور بے معنی' الفاظ یاد رکھ سکیں گے، لیکن انہیں جلد ہی بھول جائیں گے۔ جبکہ اچھی خوبصورت زبان میں لکھی ہوئی نظمیں، کہانیاں یا کارآمد و مفید باتیں دیر تک یاد رہیں گی۔ بچے پہاڑے یاد رکھتے ہیں کہ وہ ان کی روزمرہ زندگی میں کام آتے ہیں۔ تاہم دقیق قسم کے فارمولے بھول جاتے ہیں کہ وہ ان کی روزمرہ زندگی میں کام نہیں آتے۔ غرضیکہ بامعنی علم، مہارتیں، کام، رویے وغیرہ تعلم کی رفتار کو تیز بھی کرتے ہیں اور اسے استحکام اور استقلال بھی بخشتے ہیں۔

vi- رویہ (Attitude)

رویے سے مراد فرد کی وہ اندرونی کیفیت ہے جو کسی کام یا چیز یا جذبے کو منتخب کرنے یا اسے رد کرنے کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ فرد، ذہنی یا جذباتی طور پر کسی کام کو اچھا سمجھتا ہے یا برا گردانتا ہے۔ وہ کسی فرد کے بارے میں مثبت خیال رکھتا ہے یا اس شخص کے بارے میں اس کی سوچ منفی ہے۔ وہ کسی چیز کو جائز سمجھتا ہے یا ناجائز۔

افراد کے اس طرح کے خیالات اور تصورات کو رویے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ رویوں کا بنیادی تعلق ان اقدار سے ہوتا ہے جو معاشرے میں مجموعی طور پر اختیار کی گئی ہوتی ہیں۔ بچہ، اپنے خاندان سے مثبت اور منفی رویے سیکھتا ہے۔ وہ اپنے عزیزوں کو جس طرح کے ردعمل کرتے ہوئے دیکھتا ہے، وہی انداز خود بھی اختیار کر لیتا ہے۔ بعض رویے معاشرے میں پیش آنے والے تجربات سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر معلم کا سلوک سخت ہے تو بچے اس سے ڈرتے ہیں۔ ڈرتے ہوئے کام کرتے ہیں۔ اس طرح تعلم میں بہتری پیدا نہیں ہوتی۔ اس معلم اور اس کے مضمون کے بارے میں بھی بچوں کا رویہ منفی ہو جائے گا۔ یوں اس مضمون میں بچوں کی کارکردگی غیر تسلی بخش ہونے کا قوی امکان ہے۔ غرضیکہ بچوں کے مثبت یا منفی رویے ان کے تعلم پر بے حد اثر انداز ہوتے ہیں۔

تعلم کے نظریات (Theories of Learning)

اب تک کی گفتگو میں ہم تعلم کے بارے میں خاصی تفصیل سے بحث کر چکے ہیں۔ ہم نے جان لیا ہے کہ (۱) تعلم کیا ہے؟ (۲) تعلم کن طریقوں سے حاصل ہوتا ہے؟ (۳) تعلم کے قوانین کیا ہیں؟ اور (۴) تعلم کی شرائط اور اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل کیا ہیں؟ ماہرین نفسیات نے تحقیق کر کے تعلم کے عمل کو واضح کرنے کوشش کی ہے۔ انہوں نے یہ جاننے کی کوشش بھی کی ہے کہ تعلم کس طرح واقع ہوتا ہے؟ سیکھنے کا عمل کس طرح جاری و ساری ہوتا ہے؟ مہیجات اور ردعمل (جواب) میں تعلق کیسے قائم ہوتا ہے؟ کیا صرف بیرونی عوامل ہی فرد کے تعلم پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ ایسے بے شمار سوالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہرین نفسیات نے اپنی تحقیقات جاری رکھیں۔ ان ماہرین کی تحقیق اور جستجو کے نتیجے میں دو طرح کے نظریات وجود میں آئے جو درج ذیل ہیں۔

i- کرداریت کا نظریۂ تعلم ii- وقوفی نظریہ تعلم

i- کرداریت کا نظریۂ تعلم (Behaviouristic Theory of Learning)

کرداریت کے حامی اور ماہر افراد کے نزدیک تعلم کو فرد کے ظاہری کردار میں تبدیلی کی صورت میں سمجھا اور بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ فرد کے تعلم کو صرف اس انداز سے سمجھا جاتا ہے کہ وہ ظاہری طور کیا افعال و اعمال انجام دیتا ہے۔ اس کی شخصیت میں کیا فعلیاتی اور ظاہری تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ وہ تعلم کو 'مہیج' اور اس کے 'جواب' یا 'ردعمل' کے درمیان گہرے تعلق کی صورت میں بیان

کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ فرد، وہی کچھ کرتا ہے اور جو وہ کسی پیش آمدہ مہیج کے ردِ عمل کے طور پر وہی کچھ سیکھتا ہے۔ فرد کا ہر عمل (فعل) اس 'مہیج' کے ساتھ مشروط ہو جاتا ہے اور جب وہ مہیج بار بار فرد پر اثر انداز ہوتا ہے تو فرد کی جانب سے ادا کردہ 'ردِ عمل' میں پختگی پیدا ہو جاتی۔ اس طرح فرد کا یہ ردِ عمل اس کے کردار میں مستحکم اور مستقل تبدیلی کا باعث بن جاتا ہے۔

کرداریت کے حامی ماہرین کا خیال ہے کہ فرد کے تعلم کو صرف اس کے ظاہری عمل سے پہچانا جا سکتا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ جب دو تجربات یا واقعات ایک وقت میں وقوع پذیر ہوتے ہیں تو دونوں واقعات اور تجربات میں ایک طرح کا ربط و تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اگر یہی واقعات و تجربات بار بار وقوع پذیر ہوتے رہیں تو وہ مستقل ربط کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ بعد ازاں اگر صرف ایک واقعہ یا مہیج وارد ہو تو اس کے جواب میں دوسرا واقعہ یا ردِ عمل ظاہر ہو جاتا ہے۔ 'مہیج' اور 'جواب' کے اس تعلق کو ماہرین نفسیات 'تشریط' کا عمل کہتے ہیں۔

کرداریت کے نظریات میں درجِ ذیل، ذیلی نظریات شامل ہیں:

i- نظریہ ربط (اسے تھارن ڈائک (Thorndike) نے پیش کیا تھا۔)

ii- کلاسیکی تشریط (پاؤلوف (Pavlov) نے یہ نظریہ پیش کیا تھا۔)

iii- فعلیاتی تشریط (سکنر (Skinner) اس نظریہ کو سامنے لایا تھا۔)

ان تمام ذیلی نظریات میں 'مہیج' اور 'جواب' میں گہرے اور مستقل تعلق کی صورت میں تعلم کی وضاحت کی گئی ہے۔

ii- وقوفی نظریۂ تعلم (CognitiveTheory of Learning)

ان نظریات کے حامل ماہرین نفسیات کے نزدیک، تعلم کی بنیاد ظاہری عمل کے برعکس فرد کی وقوفی کیفیات ہیں مثلاً ذہنی صلاحیتیں، جذباتی رجحانات، فہم و ادراک وغیرہ اس امر کا تعین کرتے ہیں کہ وہ کسی 'پیش آمدہ مہیج' کا 'جواب' کس صورت میں دے۔ اس نظریہ کے ماہرین فرد کی سوچ اور فکر، رجحانات، جواب دینے کی استعداد کو تعلم کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ فرد کی سوچ اور فکر میں جو تبدیلی رونما ہوتی ہے وہ فرد کے ظاہری کردار کو متاثر کرتی ہے۔ یعنی فرد کا ظاہری کردار اس کی کیفیت کا مظہر ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ فرد سیکھنے کے عمل میں اپنے پورے ماحول پر غور کرتا ہے۔ ماحول میں موجود تمام مہیجات اور واقعات میں اپنی ذہنی فکر اور استعداد کے مطابق ربط قائم کرتا ہے اور درپیش مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اس مربوط ذہنی کاوش کو زیرِ عمل لاتا ہے۔

یوں ان کے نزدیک صرف ایک 'مہیج' اور اس کے 'جواب' کے درمیان براہِ راست تعلق کو تعلم نہیں کہہ سکتے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ فرد، ماحول سے ان ہی مہیجات پر توجہ دیتا ہے جو اس کے مقصد کو حاصل کرنے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ وہ ضروری اور کارآمد مہیجات کو منتخب کر کے باقی کو رد کر دیتا ہے۔ اس 'انتخاب مہیجات' یا 'ردِ مہیجات' میں فرد کی وقوفی صلاحیتیں اور ذہنی عمر اہم کردار ادا کرتی ہیں کیونکہ باطنی صلاحیتوں اور ذہنی فکر کا تعلق 'وقوف' سے ہے اسی لئے اس نظریہ کو 'وقوفی' نظریۂ تعلم کا نام دیا گیا ہے۔ لہٰذا ان ماہرین کے نزدیک اصل تبدیلی فرد کی 'فکر' اور 'باطنی اعمال' میں آتی ہے جو فرد کے ظاہری کردار کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ سو تعلم ایک باطنی عمل ہے اور ظاہری افعال اس کا عکس ہیں اس لئے ظاہری کردار، باطنی تبدیلی کے بغیر ممکن نہیں۔

وقوفی نظریات کے حامل افراد میں ابتداً کوفکا (Kofka)، کوہلر (Kohler) اور ورتھیمر (Wertheimer) شامل تھے۔ اس کے علاوہ ژاں پیاجے برونر، وگوٹسکی (Vigotsky)، اوسوبل (Ausubel)، رابرٹ گانے (Robert Gagne) کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ ان میں سے اہم نظریات کے نام یہ ہیں:

i- گیسٹالٹ (Gestalt) کا نظریۂ تعلم ii- معلومات کے تجزیہ کا نظریہ

iii- بصیرت کا نظریۂ تعلم iv- علمی ساخت کا نظریۂ تعلم

اہم نکات

1- تعلم فرد کے کردار میں، خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی، مستحکم اور مستقل تبدیلی کا نام ہے جو مختلف تجربات کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔

2- تعلم کے حصول میں بہت سے طریقے کام میں آتے ہیں، ان میں سے اہم یہ ہیں: سعی وخطا، نقل وتقلید، بصیرت، اور عمل

3- تعلم کے تین بنیادی قوانین ہیں؛ آمادگی، مشق اور تاثیر۔

4- تعلم پر لاتعداد عوامل اثر انداز ہو کر اس کی رفتار کو تیز یا سست کر سکتے ہیں یا اسے مستحکم اور مستقل صورت عطا کر سکتے ہیں۔ ان میں آمادگی، مشق، تاثیر، تحریک، دلچسپی، توجہ، معنویت، اور رویے شامل ہیں۔

5- تعلم یعنی فرد کیسے سیکھتا ہے کے بارے میں مختلف نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ ان نظریات کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یعنی کرداری نظریاتِ تعلم اور وقوفی نظریاتِ تعلم۔

آزمائشی مشق

معروضی حصہ

I- ہر بیان کے ساتھ دیے گئے جوابات میں سے موزوں ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- تعلم کے نتیجے میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں کس قسم کی ہوتی ہیں؟

(ا) عارضی نوعیت کی (ب) مستقل نوعیت کی (ج) طبعی قسم کی (د) نفسی حرکی یا جذباتی قسم کی

ii- تعلم سے فرد میں

(ا) بہت سی عادات جنم لیتی ہیں۔ (ب) بے شمار جذباتی کیفیات رونما ہوتی ہیں۔

(ج) معاشی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ (د) مستقل قسم کی کرداری تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

iii- بچہ صرف وہی کچھ

(ا) سیکھتا ہے جو اسے سکھایا جائے۔

(ب) سیکھتا ہے جو گھر کے ماحول میں ہوتا ہے۔

(ج) سیکھتا ہے جس کی وہ خواہش رکھتا ہے۔

(د) سیکھتا ہے جو ارد گرد کے ماحول میں ہوتا ہے اور مہیج کی صورت میں اس کے کردار پر وارد ہوتا ہے۔

iv- تعلم سے فرد میں ایسی استعداد پیدا ہوتی ہے جو اسے مسائل کو

(ا) صرف جاننے میں مدد دیتی ہے۔ (ب) سمجھنے اور انہیں حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

(ج) تجربے کے ذریعے سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ (د) دور کرنے میں مدد دیتی ہے۔

v- کرداریت کے نظریات کے ایک ذیلی نظریے یعنی نظریہ ربط کو درج ذیل میں سے کس نے پیش کیا؟

(ا) پاؤلوف (ب) سکنر (ج) تھارنڈائیک (د) واٹسن

2- مندرجہ ذیل بیانات میں سے کچھ بیانات صحیح ہیں اور کچھ غلط اگر بیان صحیح ہے تو ''ص'' کے گرد اور اگر غلط ہے تو ''غ'' کے گرد دائرہ لگائیں۔

i- طبعی تبدیلیاں غیر مستقل قسم کی ہوتی ہیں۔ ص / غ

ii- بچے کا دھاکہ سن کر چونک پڑنا عارضی تبدیلی ہے۔ ص / غ

iii- تعلم کے ذریعے پیدا ہونے والی تبدیلیاں عارضی ہوتی ہیں۔ ص / غ

iv- سعی وخطا کے طریقہ تعلم میں بچے سے خطائیں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ ص / غ

v- ''کسی کام میں اتفاقیہ کامیابی'' کا تعلق ''تعلم بذریعہ نقل'' سے ہے۔ ص / غ

vi- بصیرت کے ذریعہ تعلم میں فرد کے سابقہ علم کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ ص / غ

vii- بصیرت کے ذریعے اعلیٰ سطح کا علم حاصل نہیں ہوتا۔ ص / غ

viii توجہ کا عامل (Factor) تعلم میں صرف رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ ص / غ

ix- استاد کا سخت سلوک، بچے میں منفی رویوں کو جنم دیتا ہے۔ ص / غ

x- کرداریت کے نظریات تعلم میں بچے میں تعلم کے نتیجے میں ظاہری طور پر پیدا ہونے والی تبدیلیاں زیر مطالعہ ہوتی ہیں۔ ص / غ

3- درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ لگا کر پر کیجیے۔

i- تعلم کے نتیجے میں، فرد کے کردار میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں .... نوعیت کی ہوتی ہیں۔

ii- بچے کا ''غوں غاں'' کرنا .... تبدیلی کے زمرے میں آتا ہے۔

iii- تعلم کے تین قوانین .... نے تجویز کیے تھے۔

iv- فطری یا طبعی تبدیلیوں کے لیے مقررہ .... کو بدلا نہیں جا سکتا۔

v- کسی تجربے کا راحت بخش یا سکون پرور نتیجہ، اصل قانون .... سے تعلق رکھتا ہے۔

vi- اگر کوئی فرد، کسی دوسرے فرد پر کسی قسم کے مہیج کے اثرات کا مشاہدہ کر کے اس سے پیدا ہونے والی تبدیلی کو خود بھی اختیار کرے تو اس کا یہ تجربہ، .... تجربہ ہوگا۔

vii- تعلم بذریعہ سعی وخطا کے دوران، فرد سے بار بار .... سرزد ہوتی ہیں جن کو دور کر کے وہ اپنے مسئلے کو حل کر لیتا ہے۔

viii- مہارتوں پر مکمل عبور اسی وقت ممکن ہے جب فرد ان مہارتوں کو .... طور پر انجام دیتا ہے۔

ix- آمادگی کا ایک مفہوم یہ ہے کہ تعلم، بغیر .... کے ممکن نہیں ہوتا۔

x- تحریک، فرد کی داخلی کیفیت کا نام ہے جو فرد کو کسی .... کے حصول کے لیے لگن یا خواہش پیدا کرتی ہے۔

xi- توجہ کے عمل میں فرد کی تمام تر ذہنی قوتیں .... ہو کر کام کی حقیقت کو سمجھنے میں مصروف ہو جاتی ہیں۔

xii- تعلم کے بامعنی ہونے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ فرد وہی چیز یا کام سیکھتا ہے جو اس کے لیے .... ہو۔

xiii- رویے سے مراد، فرد کی وہ اندرونی کیفیت ہے جو اسے کسی کام کو........................ کرنے پر تیار کرتی ہے۔

4- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھئے۔

i- طبعی تبدیلی سے متعلق دو مثالیں لکھئے۔

ii- ''تجربہ'' سے کیا مراد ہے؟

iii- تعلم کی تعریف اپنے الفاظ میں لکھئے؟

iv۔ ''مہیج'' کسے کہتے ہیں؟

v۔ تعلم بذریعہ سعی وخطا کی ایک مثال لکھئے۔

vi- تعلم بذریعہ نقل (یا تقلید) کے اقدامات بیان کیجئے۔

vii- بصیرت کی تعریف لکھئے۔

viii- آمادگی کا مفہوم صرف دو جملوں میں لکھئے۔

ix- دلچسپی میں کون سی چیز سب سے اہم ہے؟

x- تعلم کے ''بامعنی'' ہونے سے کیا مراد ہے؟

انشائیہ حصہ

5- تعلم بذریعہ عمل سے کیا مراد ہے؟ اس طریقہ تعلم کے اقدامات تحریر کر کے مثالیں دے کر ان کی وضاحت کیجئے۔

6۔ قانون تاثیر کی مثالیں دے کر وضاحت کیجیے۔

7- تعلم پر اثر انداز ہونے والے عوامل لکھیے۔ کسی عامل (Factor) کو تفصیل سے بیان کیجیے۔